خلافت لائبریری ربوہ

سوموار | 22-اپریل 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

خطبہ نمبر 6

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 92 | سوموار 3 ذوالحجہ 1416ھ 22 شہادت 1375ش 22 اپریل 1996ء

گناہ ایک خطرناک زہر ہے

یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اسی وقت مل سکتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرات نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے۔ بلکہ اگر معلوم ہو جاوے کہ کسی مکان میں سانپ ہے تو اس میں بھی داخل نہیں ہو گا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہو گا۔ پس اسی طرح جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کر لے اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہو سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیرت انگیز طور پر جماعت کو اللہ تعالیٰ نے قلبی فراخی عطا فرمائی ہے

ابھی بھی ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو ابھی مالی قربانی کی اہمیّت کی سمجھ نہیں آئی

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 11 ظہور 1374ہش بمطابق 11-اگست 1995ء بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔

(-) ان کا تعلق مالی قربانی سے ہے اور ان کا انتخاب آج اس لئے کیا ہے کہ بالعموم پہلے یہ دستور ہوا کرتا تھا کہ سال کے آخر پر یعنی مالی سال کے آخر پر اور نئے سال کے آغاز پر، کبھی سال کے آخر والے خطبے کو مالی قربانی کے مضمون کے لئے وقف کیا جاتا تھا، کبھی آئندہ سال کے پہلے خطبے کو۔ پھر چونکہ جلسہ سالانہ بھی انہی ایام میں، بعض دفعہ اسی مہینے میں آتا ہے اس لئے تجویز ہوا کہ جلسہ سالانہ پر جب جماعت کی عالمی خدمات اور ترقیات کا ذکر ہوتا ہے مالی پہلو کو بھی اسی میں شامل کر دیا جائے۔ لیکن امسال میں نے دیکھا کہ خدا کے فضل سے اتنی زیادہ ترقیات کے پہلو جماعت کے سامنے لانے پڑتے ہیں یعنی لائے جا سکتے ہیں اور لانے چاہئیں کہ مالی قربانی کے ذکر کے لئے وہاں کوئی گنجائش ہی نہیں تھی۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے پہلو تھے جو رہ گئے۔ تو آئندہ سے (اللہ نے چاہا تو) پھر پرانے طریق ہی کو بحال کیا جائے گا اور ہر سال کے جوڑ پر یا اگلے مالی سال کے شروع خطبے میں یا اسی سال کے آخر پر (اللہ نے چاہا تو) مالی قربانی کے پہلو کی طرف توجہ دلائی جائے گی۔

(-) چونکہ یہ مالی قربانی کے مختلف پہلوؤں پر حیرت انگیز طریق پر تفصیلی روشنی ڈال رہی ہیں اس لئے ان کا ذکر کچھ لمبا چلے گا اور اس کے علاوہ بھی کچھ (-) ہیں جو ممد کے طور پر بعض مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے میں نے انتخاب کی ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے میں بعض اعداد و شمار آپ کے سامنے رکھ دوں ورنہ پھر ان کے لئے کوئی وقت نہیں بچے گا اور (-) مضمون تو پھر اگلے خطبے پر بھی منتقل کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے اس ترتیب کو بدلتے ہوئے جو پہلے دستور کی نفی کہ پہلے (-) تشریح کی جاتی تھی بعد میں کوائف پیش کئے جاتے تھے، آج میں کوائف سے بات شروع کرتا ہوں۔

دو سال پہلے 93-1992ء کے اختتام پر میں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ ہم جلد از جلد کروڑوں سے اربوں میں داخل ہو جائیں اور یہ خواہش ہے جو بہت پہلے سے چلی آ رہی ہے۔ اور اس کی وجہ (امامت) کے منصب سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ اس سے پہلے کا ایک استنباط تھا جس سے تعلق رکھتی ہے۔ میں نے جب غور کیا جماعت کے ابتلاؤں پر اور ہر ابتلاء کے بعد خدا کے فضلوں کے نزول پر تو قطعی طور پر یہ بات مجھ پر روشن ہوئی کہ ایک ابتلاء کے بعد دوسرے ابتلاء تک اگر پہلے ہزاروں کی قربانی ہوتی تھی تو لاکھوں میں بدل چکی تھی۔ پھر اس اگلے ابتلاء کے وقت اگر لاکھوں کی تھی تو پھر کروڑوں میں تبدیل ہو گئی تھی۔ پس اس دور میں اب ہمیں اربوں کا انتظار کرنا چاہئے اور بڑی تیزی سے جماعت اربوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور 93-92ء میں ذکر میں نے اس لئے کیا تھا کہ 93-92ء میں پہلی دفعہ پچاس کروڑ یعنی نصف ارب تک خدا کے فضل سے چندے کی مقدار پہنچ گئی تھی۔ تو جس رفتار سے بڑھ رہا تھا میں نے کہا اب دو چار قدم کی بات ہے ساری جماعت اگر کوشش کرے اور ذمہ داری ادا کرے اپنی بھی اور دوسروں کی بھی، یعنی ذمہ داری ادا کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کو ابھی مالی قربانی کی اہمیت کی سمجھ نہیں آئی اور بہت سے ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے نئے وسائل عطا کئے جاتے ہیں جن کا رزق پہلے الگ نہیں تھا، ماں باپ پر ہی انحصار تھا لیکن ان کو رزق کے نئے وسائل عطا کئے گئے اور بسا اوقات ماں باپ یا عزیزوں کی اس طرف نظر ہی نہیں ہوتی، وہ سمجھتے ہیں کہ اس بچے کی ابھی تازہ تازہ کمائی ہے اس پر کیا مالی بوجھ ڈالنے ہیں۔ اگر ان سب امور پر نظر رکھیں اور یہ بھی خیال کریں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ بہت سے ابھی ایسے نومبایعین ہیں جن میں استطاعت ہے مگر ان کو ابھی توجہ نہیں دلائی گئی، بہت سے ایسے مبایعین ہیں جو لکھو کھہا ہیں، جن میں کچھ دینے کی ضرور استطاعت ہے اور قطرہ قطرہ بھی دیں تو ایک مالی قربانیوں کا دریا بن سکتا ہے۔ تو یہ تمام ایسے خلاء ہیں جن پر اگر جماعت توجہ دے تو خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آئندہ ایک دو سال کے اندر یہ اربوں کے دائرے میں داخل ہونا بالکل ناممکن نہیں ہے۔

اس وقت جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ امسال اللہ کے فضل سے جماعت نے 77 کروڑ 58 لاکھ 28 ہزار روپے کی قربانی پیش کی ہے۔ روپے میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ کسی ایک کرنسی میں ہمیں بہرحال ذکر کرنا ہے۔ یعنی یہ تو نہیں ہو سکتا کہ دنیا بھر کی کرنسیوں میں بیان کروں اور پھر آپ موازنہ بھی کر سکیں۔ کچھ سمجھ نہیں آئے گی آپ کو کہ کیا ہو رہا ہے بعض کرنسیز (Currencies) کی قیمت اتنی گری ہوئی ہے کہ وہاں پہلے ہی اربوں سے تجاوز ہو چکا ہے مثلاً انڈونیشیا میں جماعت کا کئی ارب روپے ہے چندے کا، تو آپ کہیں کہ (سب تعریف اللہ کے لئے) ارب تک پہنچ گئے۔ لیکن ہم جب بات کرتے ہیں تو پاکستان کی تاریخ اور ہندوستان کی تاریخ کے حوالے سے کرتے ہیں۔ اس تاریخ کے حوالے سے ہم بات کرتے ہیں جہاں آنوں سے بات شروع ہوئی تھی، پیسوں سے بات شروع ہوئی تھی۔ اس تاریخ کے حوالے سے بات کرتے ہیں جہاں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے دو دو آنے، چار چار آنے کا شکریہ ادا کیا ہے، کتابوں میں ذکر کیا ہے، اللہ تمہیں جزاء دے تم نے یہ قربانی دی۔ پس اس حوالے سے جب بات کرتے ہیں تو اسی کرنسی کے اعداد و شمار پیش کرنے پڑیں گے تاکہ آغاز ہی سے ہم موازنہ کر سکیں۔ اب تو اللہ کے فضل سے بہت بات آگے بڑھ چکی ہے۔ حیرت انگیز طور پر جماعت کو اللہ تعالیٰ نے قلبی فراخی عطا فرمائی ہے اور پھر مالی فراخی بھی اس کے نتیجے میں بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ 77'58'28000 تک اب گزشتہ دو سال میں آپ پہنچ گئے ہیں۔ یعنی دو قدم اٹھائے ہیں ابھی، تو اب ایک ارب تک پہنچنے میں دو تین قدم ہی باقی ہیں اور اگر کوئی چھلانگ لگا دے تو پھر اور بات ہے، اچھی بات ہے، وہ بھی ہو سکتا ہے۔

اب میں مختصراً آپ کو بتاتا ہوں کہ جماعتوں کے لحاظ سے کیا انقلاب پیدا ہو رہا ہے۔ کیا ترتیب یا اولیت کے لحاظ سے ترتیب کس حد تک بدل رہی ہے۔ ایک دو سال پہلے کی بات ہے، یہ غالباً گزشتہ سال کی بات ہی ہے کہ میں نے جماعت پاکستان کو کہا تھا کہ آج پہلی دفعہ میں یہ اعلان کر رہا ہوں کہ جرمنی کی جماعت اب دنیا کی سب جماعتوں سے مالی قربانی میں آگے بڑھ گئی ہے۔ اور آپ کو میں متنبہ کر رہا ہوں کہ ذاتی طور پر میرا دل یہی چاہتا ہے کہ پاکستان اس اعزاز کو ہمیشہ برقرار رکھے۔ اگرچہ بہت ہی نامساعد حالات میں، مخالفانہ حالات میں جماعت خدا کے فضل سے قربانی کر کے، کبھی ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ پچھلے سال سے پیچھے ہٹ گئی ہو بلکہ ہمیشہ توقعات سے آگے بڑھتی ہے۔ مگر جرمنی کی جماعت کا خمیر بھی دراصل ہندو پاکستان کی مٹی سے اٹھا ہوا ہے اور وہ لوگ نئی جگہ آ کر جس طرح بعض دفعہ ایک درخت کی پنیری کو تبدیل کر کے دوسری جگہ پہنچایا جائے تو زیادہ تیزی سے نشوونما دکھاتا ہے۔ پاکستان کی اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

مٹی میں جس میں یہ لوگ کھاری زمین کے پودے دکھائی دیا کرتے تھے اور بھاری تعداد ایسی ہی تھی جیسے کلر شور کی اگنے والی بوٹیاں' خشک پھل' خاص پھل نہیں دیتیں۔ ایسے (نقل مکانی کرنے والوں) کی تعداد ہے جن کا وہاں جماعتی قربانیوں میں عملاً کچھ بھی حصہ نہیں تھا اور یہ بھاری تعداد میں ہیں اور بعض دفعہ دینی خدمات میں بھی بہت پیچھے تھے۔ مگر جب خدا کی تقدیر نے (نقل مکانی) کے مضمون کے ساتھ تعلق باندھ دیا' (نقل مکانی) کا مضمون یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر تم ایک جگہ سے (نقل مکانی) کر کے دوسری جگہ جاؤ گے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ فراخی عطا کریں گے' ہر پہلو سے تمہیں برکت دیں گے۔ تو یہ کوئی ان کی خوبیاں نہیں ہیں' جس قسم کے بوٹے وہاں تھے وہ ہم نے دیکھے ہوئے ہیں' کلر شور کے اندر جو بوٹیاں اگتی ہیں بہت سے ان میں ایسے تھے' بھاری تعداد' جو ویسے ہی تھے۔ نہ تہذیب' نہ تمدن' نہ نظام جماعت کا احترام' نہ خدمت کا سلیقہ' مالی قربانی بھی تھی تو نام کی تھی۔ کچھ ایسے بھی خاندان تھے جو خدا کے فضل سے اچھے تھے ان کو میں مستثنیٰ کر رہا ہوں لیکن یہاں آ کے کایا پلٹ گئی۔ ایسی کایا پلٹی کہ اپنے پہلوں کو بہت پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ تعداد میں ان سے بہت کم لیکن ملکی اقتصادی حالات سے استفادہ کرتے ہوئے تھوڑی تعداد زیادہ کمانے لگی مگر ایسا کمانے لگی کہ دل بھی ساتھ بڑھے اور دل چھوٹے نہیں ہوئے۔

پس اس پہلو سے جرمنی کی جماعت کو جو اعزاز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس کا ذکر ضروری ہے تاکہ اہل پاکستان کو پھر اور بھی جوش آئے۔ ابھی کھانے پر صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب' ناظر اعلیٰ سے بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بے چینی کا اظہار کیا' پہلے بھی کیا تھا اور کہا کہ پھر آپ کیا دعا دیں' ان کو تو نہیں صرف دعا میں یاد رکھیں گے۔ میں نے کہا نہیں میں آپ کو بھی دعا میں یاد رکھوں گا مگر مقابلہ تو میں نے کرانا ہی کرانا ہے۔ آپ کو بھی کہوں گا آگے بڑھو اور اس وقت وہ آپ کو اتنا پیچھے چھوڑ گئے ہیں کہ بظاہر اب آپ کا آگے جانا مشکل نظر آ رہا ہے۔ اس سے زیادہ میں موازنے کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ اور میں توقع رکھتا ہوں کہ جماعت پاکستان ان پہلوؤں سے جائزہ لے گی جو میں نے بیان کئے ہیں کہ بہت سے ایسے نومبایعین ہیں جن کو استطاعت ہے وہ چندے میں شامل ہوئے ہیں یا نہیں۔ بہت سے ایسے مخلصین ہیں جو دستور کے مطابق چندہ دے رہے ہیں لیکن کبھی جائزہ نہیں لیا کہ جتنی خدا نے ان کو مالی فراخی عطا کی ہے اس کے مطابق چندہ بھی بڑھا ہے کہ نہیں۔ بہت سے نئے روزگار پانے والے ہیں۔ بہت سی جماعتوں میں نادہند بھی چلے آ رہے ہیں اور دیہات میں اکثر ایسا دکھائی دیتا ہے۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے شرح سے کم دینے کے بہانے جوڑ رکھے ہیں اور اپنے خیال میں وہ سمجھتے ہیں ٹھیک ہے۔ تاجر ہیں' وہ کہتے ہیں اگر ہم نے اس تجارت پر چندہ دیا تو انکم ٹیکس ہم اور حساب سے دے رہے ہیں چندہ اور حساب سے دیا تو پکڑے جائیں گے۔ پھر وہ سوچتے ہیں کہ ہم نے جو عذر تراش رکھے ہیں انکم ٹیکس میں' اس میں تو قانون ہمیں کچھ سہولتیں دیتا ہے اور جماعت کے سامنے جب رکھیں گے تو پھر وہ سہولتیں تو اس طرح نہیں مل سکتیں۔ اس لئے کھل کر بات کرنی پڑے گی اس لئے سچی بات کرنی ہے اگر' تو ایسی سچی بات کیوں نہ کریں جس میں کم سے کم نقصان ہو ہمارا۔ یعنی مراد ان کی یہ ہوتی ہے کہ ایسی سچی بات کیوں نہ کریں جس میں کم سے کم فائدہ ہو۔ چنانچہ سچی بات یہ کرتے ہیں کہ اپنے گزارے کے لئے' اپنی تجارتوں میں سے جو روپیہ نکالتے ہیں کہتے ہیں یہ ہے ہماری آمد۔ اور جو اللہ تعالیٰ وسیع منافع عطا فرماتا ہے جو بعض دفعہ لاکھوں کروڑوں تک پہنچ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں یہ بزنس ہے' یہ بزنس میں واپس جا رہا ہے۔ تو جھوٹ بھی نہیں بولا اور نقصان بھی کرا لیا اپنا۔ یعنی ایسی سچی بات کہی جس سے اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی برکتوں سے محروم رہ گئے۔ بعض ایسے مخلصین ہیں ان کے لئے بھی دقتیں ہیں۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ قانونی طور پر انکم ٹیکس کے مسائل کو حل کرنے میں ایسی سہولتیں موجود ہیں کہ ہر انسان کامل انصاف پر رہتے ہوئے انکم ٹیکس کے فارم بھر سکتا ہے۔ ملکی سوچ اگر ٹیڑھی ہو چکی ہو اور توقع یہ ہو کہ جرائم کر رہے ہیں سارے' ہر ایک چوری کر رہا ہے تو پھر انکم ٹیکس والے جب آپ حامی بھرتے ہیں تو اس پر مزید اضافہ کرتے ہیں اور اس کے خلاف اپیل بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ دستور ہی یہی ہے۔ تو احمدیوں کے لئے بڑے مصائب ہیں۔ کس طرح وہ حل کرتے ہیں میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ نہ میں ان سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ معین کوائف بیان کر کے مجھ سے پوچھیں کیونکہ یہ بھی اسی دائرے سے تعلق رکھنے والی بات ہے (-) ایسی باتوں کے متعلق معین سوال نہ کیا کرو کہ اگر تمہیں جواب دیئے جائیں تو پھر تمہیں تکلیف ہو' تمہارے لئے تکلیف کا موجب بن جائیں۔ تو بددیانتی کی اجازت تو دیتا نہیں مگر حکمت کے ساتھ اپنی بقاء کی کوشش کرنا ہر (احمدی) کا فرض ہے۔ پس ان کے درمیان تقویٰ سے کوئی ایسی راہ تراشیں جس سے آپ کا قدم حرام کی طرف نہ بڑھنے لگے بلکہ حلال ہی کی طرف مائل رہے۔ پھر اس کے بعد احتیاط کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اگر آپ جماعت کو چندہ دینا چاہیں تو اس کے سو (100) رستے نکل سکتے ہیں۔ بعض وہاں ہمارے مخلصین ہیں جو انکم ٹیکس کا حساب وہاں دیتے ہیں' چندے کا حساب یہاں آ کے دیتے ہیں اور ان کو اس کا کوئی خطرہ نہیں۔ مجھے بتا دیتے ہیں کہ یہ میری مشکل تھی تو آج یہ پچاس لاکھ ہے' آج یہ فلاں اتنا روپیہ ہے' ایک کروڑ روپیہ تک بھی دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں یہ آپ لے لیں۔ یہاں سے پاکستان بھجوائیں' یہاں رکھیں' جماعت کا روپیہ ہے جہاں چاہیں خرچ کریں۔ لیکن ہماری ضمیر اب ہمیں کچوکے نہیں لگائے گی' ہم نے خدا کا حق جیسا کہ اس نے چاہا تھا پورا کر دیا۔ تو اگر نیت پاک ہو اور نیک ہو تو انسان دینے کے خود ہی رستے تلاش کر لیا کرتا ہے۔

پس اس پہلو سے میں پاکستان کی جماعت سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ یہ نیت رکھیں کہ اللہ نے جتنا ہم سے تقاضا کیا ہے اس تقاضے کو نچلی حد تک پورا نہ کریں بلکہ اس حد میں داخل ہو جائیں جو نوافل کی حد ہوتی ہے جس کے بعد صرف فرض پورا نہیں ہوتا بلکہ رضاجوئی کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ کم سے کم جب آپ پورا کرتے ہیں تو یہ ایک فرض ہے۔ یہ یقین ہو جاتا ہے کہ آپ مجرم نہیں خدا کے حضور اللہ نے آپ کو جو دیا جتنا کم سے کم چاہا آپ نے واپس کر دیا۔ بعد میں اس کی مرضی ہے جیسی چاہے جزا دے۔ لیکن اگر آپ اس سے بڑھ کر دیں تو پھر یہ محبت کے سلسلے ہیں۔ پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رضا اترتی ہے۔ وہ ایک غیر معمولی برکتیں لے کر آتی ہے' مال میں بھی برکت ڈالتی ہے' صحتوں میں بھی برکت ڈالتی ہے' خوشیوں میں برکت ڈالتی ہے' سارا انسانی نظام ہی صحت مند ہو جاتا ہے۔ پس اس پہلو سے خدا سے وہ تعلق باندھیں جس میں آپ کا زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو اور اس نصیحت پر اگر آپ پاکستان میں آج بھی عمل شروع کر دیں اور اس نصیحت پر اگر جرمنی پورا عمل نہ کرے تو مجھے یقین ہے کہ آپ اگلے سال ان سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ مگر یہ جو دوسری شرط ہے یہ میں پوری نہیں کروانا چاہتا کہ اس نصیحت پر جرمنی عمل نہ کرے' وہ کیوں نہ کرے۔ اس لئے برابر کی دوڑ ہے اللہ فضل کرے۔ دیکھیں کون آگے نکلتا ہے۔ کوشش یہ ہونی چاہئے بہرحال کہ جو اعزاز ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تھا وہ اعزاز ہمیشہ قائم رہے اور کیسے بھی حالات بدلیں ساری دنیا میں' وہ جماعتیں جن کا سرزمین ہندوستان سے تعلق ہے مالی قربانی میں کسی دوسرے سے پیچھے نہ رہیں۔

اب جو میں فہرست بتا رہا ہوں تفصیل نہیں میں بیان کر سکتا لیکن اول جرمنی ہے اور دوسرے نمبر پر پاکستان' تیسرے نمبر پر امریکہ' امریکہ خدا کے فضل سے بہت پیچھے سے آیا ہے اور بہت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ برطانیہ چوتھے نمبر پر ہے اور کینیڈا پانچویں نمبر پر لیکن بہت پیچھے رہ گیا ہے امریکہ سے۔ انڈونیشیا چھٹے نمبر پر۔ انڈونیشیا نے بہت ترقی کی ہے ان کے اربوں روپوں کو اگر ہم پاؤنڈوں میں بھی تبدیل کر دیں تب بھی خدا کے فضل سے ان کی چھٹی پوزیشن اللہ کے فضل سے برقرار رہتی ہے اور پہلے کہیں بہت پیچھے شمار ہوا کرتا تھا اب بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ ہندوستان نے بہت ترقی کی ہے پچھلے دور میں' ایک دو چار سال کے اندر اور ساتویں پوزیشن پر آ گیا ہے۔ ماریشس تعداد میں تھوڑا ہونے کے باوجود مالی قربانی میں بہت آگے ہے اور جاپان فی کس مالی قربانی کے لحاظ سے آج بھی دنیا میں سب سے آگے ہے۔ کیونکہ یہ اس کا نواں نمبر ہے حالانکہ ماریشس' انڈیا' انڈونیشیا کے مقابل پر ان کی تعداد کچھ بھی نہیں' بہت ہی معدودے چند لوگ ہیں۔ ناروے اللہ کے فضل سے بہت ترقی کر رہا ہے ہر پہلو سے' مالی قربانی میں بھی اس دفعہ اس کا نمبر دسویں نمبر پر ہے۔ اور سوئٹزرلینڈ اگرچہ تحریک جدید کے چندے میں سب دنیا میں آگے ہے فی کس کے لحاظ سے' لیکن اس قربانی میں ناروے سے بھی پیچھے ہے' جاپان سے بھی۔ اور جاپان سے پیچھے رہنے کی کوئی حکمت سمجھ نہیں آ رہی کیونکہ تعداد میں جاپان سے بہت زیادہ ہیں اور وہ جو آمدن کے وہاں ذرائع ہیں وہ جاپان سے کم نہیں ہیں۔ اب نسبتی پہلوؤں سے بات کرتے ہیں تو گزشتہ تین سالوں میں نمایاں ترقی کرنے والی جو جماعتیں ہیں ان میں بیلجیم خدا کے فضل سے قابل ذکر ہے۔ چھوٹی سی جماعت تھی جس نے دیکھتے دیکھتے (دعوت الی اللہ) کے ذریعے بھی نشوونما پائی اور چندوں کے ذریعے بھی بہت پہلے سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اگر تدریجی ترقی تین سالوں میں دیکھی جائے تو اس وقت سب سے زیادہ بیلجیم سب سے اول نمبر ہے۔ فرانس کا دوسرا نمبر ہے۔ سنگاپور تیسرا نمبر۔ نئے آنے والے ممالک میں تھائی لینڈ (جیسا اللہ نے چاہا) آگے آ گیا ہے۔ پھر گوئٹے مالا نے بھی مالی پہلوؤں سے ترقی کی ہے۔ نئی جماعت ہے بالکل خدا کے فضل سے وہاں کے مربی بڑی متوازن تربیت کر رہے ہیں اور مجھے توقع نہیں تھی گوئٹے مالا پانچویں نمبر پر پہنچ جائے گا مگر پہنچ گیا ہے۔ سیرالیون کا چھٹا نمبر ہے اور یہ اس لحاظ سے قابل ذکر ہے کہ بہت ہی مالی حالت خراب ہے اس ملک کی۔ یعنی فاقہ کشی ہے اکثر جگہوں میں اور بسا اوقات عالمی مد سے زکوٰۃ بھیج کر بعض غریبوں کو روٹی کھلانی پڑتی ہے۔ پھر بھی جو کچھ بھی ہے اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں۔ پس اس پہلو سے چھٹے نمبر پر سیرالیون کا آنا ایک بہت ہی قابل قدر بات ہے اور دعاؤں کا محتاج ہے۔ سورینام ساتویں نمبر پر ہے۔ باقی تفاصیل پڑھنے کا وقت نہیں ہے' میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔

مختصراً صرف اتنا ہی کہوں گا کہ مالی قربانی کا جماعت کو جو اعزاز بخشا گیا ہے اس کی کوئی نظیر تمام عالم میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ کوئی مثال ہے ہی نہیں۔ جس رنگ میں جماعت مالی قربانی پیش کر رہی ہے اور کرتی چلی جا رہی ہے۔ اور جس رنگ میں ہمیشہ قدم آگے بڑھا رہی ہے اور جس دیانتداری سے اس نظام کی حفاظت کر رہی ہے' یہ تمام پہلو ایسے ہیں جو تمام دنیا کے لئے چیلنج ہیں۔ بعض بڑے بڑے ممالک کی بڑی شخصیتوں سے بھی اس موضوع پر کئی دفعہ بات ہوئی ہے جب وہ تعجب سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتنے پیسے کہاں سے مل گئے۔ جب ان کو بتایا جاتا ہے کہ نظام کیا ہے تو ششدر رہ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں ناممکن ہے کہ دنیا کی کسی ترقی یافتہ قوم میں بھی اس دیانت داری کے ساتھ' اس اخلاص کے ساتھ' اس نظم وضبط کے ساتھ مالی قربانی کی حفاظت کی جائے اور اسے آگے بڑھایا جائے۔ یہ ایک ایسا اعزاز ہے جو جماعت احمدیہ کے سوا دنیا کی کسی جماعت کو نصیب نہ ہوا ہے' نہ ہو سکتا ہے۔ (-) تمام مالی قربانیوں کے تقاضوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ باندھا ہے' ایمان کو پہلے رکھا ہے اور مالی قربانی کو بعد میں۔

پس حقیقت میں مالی قربانی ایمان ہی سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں ان لوگوں کا بھی جواب ہے جو سمجھتے ہیں کہ مالی قربانی پر بے وجہ زور دیا جا رہا ہے۔ مالی قربانی تو درحقیقت ایمان کا پیمانہ ہے اور تمام دنیا میں جماعتی ایمان جو ترقی کر رہا ہے اسی کا فیض ہے کہ مال ترقی کر رہے ہیں۔ ورنہ ایمان ترقی نہ کرے تو کوئی سر پھرا ہے جو اپنی جیب سے پیسے نکال کر خواہ مخواہ کسی غرض کے لئے پیش کر دے۔ لوگ تو دوسروں کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہیں کہ کسی طرح ان کے پیسے نکل کر ہماری جیبوں میں آئیں۔ یہ جماعت ہے جو اپنی جیبوں سے پیسے نکال کر دوسروں کی جیبیں بھر رہی ہے یعنی خدا کے ان کارندوں کے سپرد کرتی ہے جو ان سے مانگنے کے لئے آتے ہیں۔ پس یہ ایک بے مثل اعزاز ہے۔ اللہ اس اعزاز کو ہمیشہ قائم رکھے۔ یہ تبھی قائم رہے گا اگر ہم اپنے ایمان کی حفاظت کریں اور خدا ہمارے ایمان کو پہلے سے ہمیشہ آگے بڑھاتا رہے۔

(-) اس سے پہلے ایک اعلان بھول گیا تھا۔ جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کا اس وقت تیرھواں جلسہ سالانہ شروع ہے جو تین دن جاری رہ کر تیرہ اگست کو اختتام پذیر ہو گا۔ یہ براہ راست اس وقت میرا خطبہ سن رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے عالمگیر اجتماع میں آپ شامل ہیں اور ہماری دعاؤں میں بھی شامل رہیں گے (اللہ نے چاہا تو) اللہ آپ کو بہت برکت دے اور بہت بڑھائے۔ (دعوت الی اللہ) کے لحاظ سے کافی ذرا کمزوری ہے اس جماعت میں۔ اللہ رحم کرے۔ دوسرا U.S.A کی خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہے جو آج گیارہ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔ یہ بھی تین دن جاری رہے گا اور تیرہ اگست کو بروز اتوار اختتام پذیر ہو گا غالباً جمعہ کی Relay بھی براہ راست ہوتی ہے وہاں' لیکن سارے صبح سن نہیں سکتے اتنی جلدی۔ اس لئے پھر دوبارہ اس وقت بھی دکھائی جاتی ہے جب ہماری U.S.A اور کینیڈا کی ٹیلی ویژن شروع ہوتی ہے یعنی تین گھنٹے کے لئے شام کو' اس وقت یہ خطبہ پھر سنایا جائے گا۔ تو کچھ لوگ تو ابھی سن رہے ہوں گے کچھ (اللہ نے چاہا تو) شام کے وقت شامل ہو جائیں گے۔

اللہ ہی ہے جو جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس ہم جو دنیا کو ہدایت دینے کے لئے نکلے ہیں یاد رکھیں کہ جب تک اللہ کا فضل ساتھ نہ ہو' اللہ کی تقدیر ہمارے ساتھ نہ چلے کہ ہم نے ہدایت دینی ہے اس وقت تک ہم کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے۔

ہمارے لئے گہرا سبق ہے۔ وہ سبق یہ ہے کہ اگر ہدایت میں بندوں کے سپرد کر دیتا کہ اپنی مرضی سے دیں تو بعض ایسے جھوٹے بھی ہدایت پا جاتے جو اس لائق ہی نہیں ہیں کہ وہ ہدایت پائیں۔ وہ بدبخت لوگ جن کے متعلق خدا یہ فیصلہ کر چکا ہے کہ یہ ضرور سزا پائیں گے۔ اگر بندوں کی خواہش ہوتی تو (-) پھر تو ہر شخص ہی ہدایت پا جاتا اور اندرونے کا ہمیں کچھ علم نہیں' انسان اس لحاظ سے بالکل محدود دائرہ علم رکھتا ہے۔ وہ جو دیکھ رہا ہے اس کا بھی پورا علم نہیں رکھتا' جو نہیں دیکھ رہا اس کا اس کو کیا پتہ۔ تو ہدایت پانے سے یہاں مراد ہے دین میں شامل ہونا۔ ان لوگوں کو بھی دین میں شامل کر لیا جاتا جو دین کے لئے نقصان دہ ہیں۔ گندے لوگ بھی ہماری خواہشوں کے مطابق دین میں شامل ہو جاتے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت دینا میرا کام ہے۔

دوسرا اس کا پہلو یہ ہے کہ ہدایت گہرائی تک دینا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اور یہ پہلو ایک اور لحاظ سے ہمارے سامنے ابھرتا ہے۔ کئی لوگ جو بظاہر ہدایت پا گئے (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں (-) کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ تو دائرہ (دین حق) میں آنے کے باوجود بھی ہدایت نہ پا سکے۔ اس لئے صرف دائرے میں داخل ہونا ہدایت کا نام نہیں ہے۔ ہدایت گہرا عمل ہے اور اس میں بھی جس کو خدا نے چاہا ہدایت ملی۔ (-) بعضوں کے امراض بڑھتے رہے اور یہ ایک طبعی بات ہے۔ جب کسی محسن کی ناقدری کی جائے تو گناہ بڑھ جاتا ہے' نہ کہ انسان ہدایت کے لائق ٹھہرتا ہے۔ پس ایسی صورت میں ہادی کے قریب تر ہونا اور اس کا انکار کرنا ہدایت پانے کے برعکس مضمون پیدا کرتا ہے۔ جتنا بڑا ہادی' جتنا زیادہ اس کا قرب نصیب ہو اگر دل بدبخت ہے تو پہلے سے زیادہ بدبخت ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) ہدایت دینا تیرا کام نہیں ہے' ہمارا کام ہے۔ تمنا تیری یہی ہے کہ ساری دنیا کو ہدایت دے دے لیکن اللہ کے بس کی بات ہے اس لئے تو اپنی اس خواہش کو پورا نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد فرما رہا ہے (-) اور جو بھی تم مال خرچ کرو تو خود اپنی ہی خاطر کرو گے۔ اب یہ نہیں فرمایا (-) کہ جو کچھ بھی تم مال سے خرچ کرتے ہو اپنے ہی خاطر کرتے ہو یا اپنے نفس کی بھلائی کے لئے کرتے ہو۔ کیونکہ بہت سے انسان ایسے مال خرچ کرتے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ ان کا دین بھی تباہ کر دیتے ہیں ان کی دنیا بھی تباہ کر دیتے ہیں۔ کروڑھا آدمی ہیں جو ڈرگ پر خرچ کر رہا ہے۔ اس لئے (-) یہ فرما ہی نہیں رہا کہ جو کچھ بھی تم خرچ کرتے ہو اپنی بھلائی کے لئے کرتے ہو۔ فرماتا ہے (-) جو کچھ تم مال خرچ کرو پس وہ تمہارے لئے ہو گا (-) یا یوں کہنا چاہئے وجہ اس کی یہ ہے کہ تم جو کرو گے یعنی اے (ایماندارو!) تم جو مال خرچ کرو گے وہ ضرور تمہارے فائدے کا ہو گا وجہ یہ ہے کہ تم اللہ کی رضا کے بغیر خرچ ہی نہیں کرتے۔ تو جب تم ہر خرچ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کرتے ہو تو لازم ہے کہ وہ مال جس طرح بھی خرچ ہو وہ تمہارے لئے بہتر ہو گا اور تمہارے فائدے میں ہو گا (-) اے (ایماندارو!) تم جو بھی مال خرچ کرو تمہارے ہی فائدے میں ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ کیونکہ تم خرچ ہی نہیں کرتے مگر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر' اس کی محبت جیتنے کی خاطر۔ (-) پس اس شرط کے ساتھ جو بھی تم خرچ کرو (-) وہ بھی تمہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔ بہت ہی لطیف انداز ہے۔ پہلے یہ بات بیان نہیں کی کہ تمہیں واپس لوٹا دیا جائے گا۔ فرمایا جو کچھ تم خرچ کرو گے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر' وہ تمہاری بھلائی میں ہی ہے' یقین رکھو۔ تم اس لئے نہیں کرتے کہ تمہیں واپس لوٹایا جائے۔ اس وجہ سے واپس لوٹانے کے حصے کو وہاں سے توڑ کر الگ بیان کیا ہے' ایک مزید فائدے کے طور پر بیان کیا ہے۔ کہ اگر تم رضائے باری تعالیٰ کی وجہ سے خرچ کرتے ہو تو پھر اس نیت کو تو داخل کر ہی نہیں سکتے کہ ہمیں واپس مل جائے گا' چلو خرچ کرتے ہیں۔ فرمایا رضاء تو تمہیں ملے گی اور تمہارے نفس کے لئے بھلائی ہے لیکن ہم تمہیں ضمناً یہ بھی بتاتے ہیں کہ خدا کسی کا مال رکھا نہیں کرتا۔ وہ واپس کرتا ہے اور بڑھا کر عطا کرتا ہے۔ (-) تمہارے لئے' تمہیں بھرپور طور واپس کیا جائے گا (-) اور تم ظلم نہیں کئے جاؤ گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آنے پائی کا حساب کر کے جتنا دیا گیا تھا خدا اتنا واپس کرے گا۔ یہ (-) محاورہ ہے (-) مطلب یہ ہے کہ اتنا دے گا کہ ظلم کا تصور بھی قائم نہیں ہو سکتا۔ خواب و خیال بھی نہیں آسکتا کہ ظلم ہوا ہے۔ اس کثرت سے دے گا۔ اور یہ اصل جزاء نہیں ہے۔ اصل جزاء یہ ہے کہ جب تم رضاء باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کرو گے تو تمہارے لئے بھلائی ہی بھلائی پیدا ہو جائے گی' ہر پہلو سے تمہیں برکتیں ملیں گی۔ جمع جھونگے میں مال بھی واپس لوٹا دیا جائے گا۔

یہ ویسی ہی بات ہے جیسے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اپنے بھائیوں کو رزق دیا اور ان کے اونٹ بھر کر واپس بھیجے تو ملازموں نے کہا کہ ان کی متاع بھی ساتھ واپس کر دو۔ اللہ کے نبی بھی اللہ ہی سے رنگ پاتے ہیں۔ انہوں نے جب پہلے رزق دیکھا اپنے باپ کو خوش خبریاں دیں۔ بہت خوش تھے کہ بہت ہم رزق لے کے آئے ہیں۔ جب کھولا تو پھر دوڑے دوڑے گئے کتنی خوش خبری کی بات ہے اے ہمارے باپ یہ تو ہمارے پیسے بھی واپس کر دیئے۔ تو جس طرح وہاں بعد میں ہوا تھا وہی مضمون یہ (آیت) پیش کر رہی ہے کہ تمہاری بھلائی تو ہے ہی تمہیں سب کچھ مل جائے گا جو چاہتے ہو۔ پھر جب کھولو گے اپنی پوٹلیاں تو پتہ چلے گا کہ جو دیا تھا وہ بھی واپس ہو جائے گا۔ مگر یوسف تو ایک انسان تھا اس نے تو اتنا ہی دیا جتنا بھائیوں نے دیا تھا مگر اللہ جو پوٹلیوں میں واپس ڈالے گا وہ سنبھالا بھی نہیں جائے گا اس کثرت کے ساتھ وہ عطا کرتا ہے۔

پھر فرماتا ہے (-) خرچ جو کرتے ہو اللہ کی رضاء کی خاطر اس میں صرف یہ نہیں کہ ہم اپنے بچوں کو دے رہے ہیں' اللہ کی رضاء کی خاطر بچوں ہی کو دیئے جاؤ۔ یہ بھی ایک طریق ہوتا ہے کہ اللہ جو کہتا ہے کہ بچوں کی خدمت کرو' بیویوں کا خیال رکھو۔ چلو بیوی بچوں کے دیئے چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو خدا کی رضاء کی خاطر دیتے ہو تو اپنے حقوق قربان کر کے ان کو زیادہ دیتے ہو جن کا براہ راست تم پر حق نہیں ہے مگر وہ اللہ کی خاطر غریب بنائے گئے۔ اس لئے ان کا ذکر الگ فرما دیا ہے۔ (-) فرمایا اول طور پر جب وہ خدا کی رضا چاہتے ہیں تو خدا کی خاطر ضرورت مند ہو جانے والوں پر وہ خرچ کرتے ہیں۔

ایک تو فقراء پر خرچ کرنے کا مضمون ہے جو (کلام الٰہی) میں مختلف جگہوں پر کثرت سے بیان ہوا ہے۔ یہاں وہ مضمون نہیں ہے۔ یہاں ایسے فقراء کا ذکر ہے جو اللہ کی خاطر فقیر ہو گئے اور ان کو کچھ دینا صدقہ نہیں ہے بلکہ ایک سعادت ہے اور طرح کی۔ ایک تو خرچ ہے جس میں انسان صدقے بھی دیتا ہے اور بظاہر ایک عطا کا پہلو بھی رکھتا ہے۔ فرمایا ان کو جو تم رضاء کی خاطر دو گے تو سب سے پہلے ان کا حق ہو گا جو اللہ کی خاطر خود فقیر ہو گئے۔ (-) وہ اللہ کے رستے میں گھیرے میں آ گئے۔ ایک تو وہ لوگ ہیں جو ایک جگہ اس طرح محصور کر دیئے گئے کہ وہاں سے نکل کر وہ آزادی کے ساتھ دنیا میں کمائیاں کر ہی نہیں سکتے۔ ان میں سے وہ بھی ہیں مثلاً پاکستان میں جن کی نکلنے کی تمنا ہے' وہاں کے حالات سے بے زار ہیں' لیکن حالات نے ان کو جکڑ رکھا ہے وہ نکل نہیں سکتے۔ لیکن یہاں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ طوعی طور پر خدا کی راہ میں خود اپنے پاؤں میں بیڑیاں ڈالے بیٹھے تھے۔ وہ (-) جن میں کمانے کی صلاحیتیں موجود تھیں محض اس لئے کہ اللہ (-) کی باتیں سنیں' دین کی خدمت کریں' (-)

تو فرمایا جن کی خدا کی رضا کی چاہت ہے وہ خدا کی خاطر ان لوگوں پر خرچ کرتے ہیں جن کو استطاعت تو تھی کہ ان کی طرح باہر نکل کر دنیا کمائیں لیکن طاقت کے باوجود نہیں کمائی۔ یعنی محض بے چارگی کا نام غربت نہیں ہے وہاں' بلکہ چارے کے باوجود جو خدا کی خاطر غریب ہوئے اگر ان کو دو گے تو سب سے زیادہ اللہ تم سے راضی ہو گا۔

جاہل ان کو امیر سمجھتا ہے۔ اب ان غریبوں کو امیر کیسے سمجھا جا سکتا تھا۔ ان کی تو فلاکت ان کی غربت تو ظاہر و باہر تھی۔ اس لئے اغنیاء کا ترجمہ یہاں امیر کرنا درست نہیں ہے۔ اغنیاء سے مراد ہے ان کو حاجت نہیں ہوتی کسی چیز کی۔ یعنی اپنی حاجت کو اپنے چہرے پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ بعض بھوکے ہیں وہ اپنی بھوک کو ظاہر ہونے دیتے ہیں تا کہ کوئی دیکھے اور پہچانے۔ بعض غریب ہیں جو اپنے کپڑوں کے گندے رکھنے سے پھٹے پرانے رکھنے سے اپنی غربت کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ بعض غریب ہیں جو روزانہ دھو لیتے ہیں' سلائی سلیقے سے کرتے ہیں' سمٹ کر رہتے ہیں' کوشش کرتے ہیں کہ ہماری غربت کا حال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہر نہ ہو۔ پس اللہ کی خاطر غریب نہ ہو جانے والے بندوں سے کچھ نہیں چاہتے تھے۔ اس وجہ سے سب دنیا کے بندوں نے یہ گواہی دی کہ یہ تو ضرورت ہی کوئی نہیں' آرام سے بیٹھا ہوا ہے' ہنستا کھیلتا' روزمرہ کی زندگی گزار رہا ہے' اس کو کیا ضرورت ہے۔

مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جاہل جو سمجھتے رہیں تو ان کی نشانیوں سے' ان کے چہروں کی علامتوں سے جانتا تھا کہ بھوکے ہیں (-) کچھ انہوں نے لوگوں سے چمٹ کر مانگا نہیں کہ ہماری ضرورت پوری کرو۔ یہ عادت ہی ان کو نہیں تھی۔ یہ ذکر کرکے فرماتا ہے پھر وہی بات (-) تم جو کچھ بھی خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اس کی نظر میں ہو گا۔ اب یہاں نظر کی بات کی ہے پہلے نہیں کی تھی۔ پہلے بھی یہی مضمون دو دفعہ ذکر ہو چکا ہے لیکن وہاں خدا کی نظر کی بات نہیں کی۔ بات یہ ہے کہ جیسے لوگوں کا ذکر ہے ان لوگوں کی جو خدمت کرے گا وہ بہت ہی جاہل ہو گا اگر دکھا کر کرے۔ جو خدا کی خاطر چھپ گئے اور انہوں نے اپنی غربت کو دنیا سے چھپا لیا ان کو اگر کوئی اعلانیہ دے تو بڑا ہی جاہل ہو گا بلکہ اس میں ایک کمینگی کی علامت پائی جاتی ہے۔ وہ بتا رہا ہے کہ گویا (اللہ پناہ دے) ہم تمہارے محسن ہیں اور جو انہوں نے چھپایا ہوا تھا اپنی غربت کو وہ دنیا کے سامنے ظاہر کرنے والا ہو گا۔

پس جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے (-) اس پہلو سے خدا کے علیم ہونے کا ذکر بہت ہی پیارا اور موزوں ہے کہ اللہ سے تو چھپنا ہے ہی نہیں۔ (-) کہ خدا کی خاطر کون غریب بنے بیٹھے ہیں تو اللہ کو نہیں پتہ لگے گا کہ اس کی خاطر کون چھپ چھپ کے دیتا ہے۔ فرمایا جو کچھ بھی تم خرچ کرو گے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا پورا علم ہے اس سے چھپی ہوئی بات نہیں ہے۔

(-) پہلے ساری مشروط باتیں تھیں اگر تم ایسا کرو تو یہ ہو گا' یوں کرو گے تو یوں ہو گا۔ (-) وہ لوگ جو اپنے اموال خرچ کرتے ہیں (-) یہ اب عام مضمون ہے۔ جو پہلا مضمون تھا وہ خدا کے ان خاص بندوں کا ذکر تھا جو محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر مخفی رکھ کر خرچ کرتے ہیں اور مخفی رہتے ہوئے اپنے حقوق سے خود محروم ہوئے بیٹھے ہیں۔ اب ایک عام مضمون جو چل پڑا ہے۔ (-) کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں (-) جو اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں راتوں کو بھی اور دن کو بھی' چھپا کے بھی اور ظاہر کرتے ہوئے بھی (-) ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔

یہاں ظاہر کرنے کے باوجود اجر کیوں دیا گیا ہے اگر مخفی رکھنے کو ایسی اہمیت دی گئی تھی۔ یاد رکھیں کہ اس (-) کے اندر اس بات کا جواب موجود ہے۔ وہ لوگ جو ریاء کی خاطر ظاہر کرتے ہیں وہ چھپ کر نہیں دیا کرتے۔ کبھی بھی وہ چھپ کر نہیں دے سکتے۔ انہوں نے تحفہ بھی دینا ہو کسی کو تو لوگوں کی موجودگی میں دکھا کر دیں گے یا بہت بڑے بڑے پیکٹ بنا کر دیں گے تاکہ لوگوں کو پتہ لگے کہ بڑی چیز جا رہی ہے۔ شادی بیاہ پہ اعلان ہو رہے ہیں' لکھے جا رہے ہیں' بڑے بڑے پیکٹ پیش کئے جا رہے ہیں تاکہ دنیا کی نظر میں آجائیں۔ چھپ کر دینے کی تو ان کی توفیق ہی نہیں ہوتی۔ پس رازداری کی (--) شرط ساتھ لگا دی ہے۔ تب فرمایا ان کا اجر اللہ پر ہے۔ کہ اللہ جانتا ہے کہ چھپ کر دیتے ہیں اگر ان کی ریاء کی تمنا ہوتی تو چھپ کر دیتے ہی نہ۔ صرف اعلانیہ دیتے۔ جو رات کو (آخری شب کی عبادت) کے وقت اٹھتا ہے اس کی صبح کی (عبادت) سچی ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس کو کس نے دیکھا تھا۔ پس ان کا چھپنا ان کے ظاہر کی حفاظت کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ ظاہر میں بھی اور نیتیں ہیں۔ تاکہ ایک دوسرے سے بڑھیں' استباق کی روح پیدا ہو اور تحریک عام ہو جائے ورنہ اگر سارے چندے ہی چھپ کے دیئے جائیں تو جو کمزور رفتہ رفتہ ہمارے ساتھ شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ محروم ہی رہ جائیں گے۔ تو ظاہر کرنا بعض دفعہ دکھاوے کی خاطر نہیں ہوتا بلکہ ایک نیکی کی تحریص اور تحریک کی خاطر ہوتا ہے۔ پس ایسے لوگوں کے متعلق یہ شرط لگا کر کہ ظاہر تو کرتے ہیں مگر چھپ کر بھی ضرور کرتے ہیں۔ اور اس کو خدا تعالیٰ اس طرح باندھتا ہے پہلے "سر" کا ذکر کیا ہے پھر "اعلانیہ" کا ذکر فرمایا ہے۔ پہلے رات کا ذکر فرمایا ہے پھر دن کا ذکر فرمایا ہے۔ یعنی اولیت ان کے ہاں یہ ہے کہ جو کچھ ہم دیں خدا کی خاطر مخفی ہی رہے کسی کو نہ پتہ چلے۔ لیکن پھر دن کے وقت بھی قربانیوں کے تقاضے ہوتے ہیں۔ روشنی کے وقت بھی کچھ قربانیاں کرنی پڑتی ہیں ان سے پھر وہ پیچھے نہیں رہتے۔ (-) پس یہی وہ لوگ ہیں جن کا اجر ان کے رب پر ہے' ان کے رب کے پاس ہے۔ (-) ان کو کوئی خوف نہیں ہے اور کوئی صدمہ ان پر غالب نہیں آسکتا۔ کوئی خوف ان پر غالب نہیں آسکتا اور وہ کسی صدمہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ یہاں جو لفظ (اپنے رب کے لئے) ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے پہلے جو خدا نے واپس کیا اور بڑھا چڑھا کر دیا اور برکتیں عطا کیں وہ آئندہ کے کھاتے میں سے کاٹا نہیں جائے گا۔ وہ کھاتہ اسی طرح پورا رہا ہے اس میں سے منہا کچھ بھی نہیں ہوا۔ تو خدا نے ان کا اجر جو اپنے ذمے لگا رکھا ہے وہ سب کچھ واپس کرنے کے باوجود اسی طرح سالم کا سالم ٹکا رہے گا۔ جب مرنے کے بعد اس کے حضور پیش ہوں گے تو پھر وہ کھاتے کھلیں گے جو خدا نے اپنے پاس بطور اجر تمہارے لئے محفوظ رکھے ہیں۔

اب یہ وہ مالی قربانی ہے جو خدا کی خاطر کی جاتی ہے اس کے رنگ ڈھنگ ہیں۔ اس سے محرومی اصل محرومی ہے۔ جو اس مالی قربانی کے نظام میں شامل ہوتے ہیں ان کی تو موجیں ہی موجیں ہیں۔ دنیا بھی ان کی ہو گئی آخرت بھی ان کی ہو گئی۔ اور جو خالصتہً للہ قربانی کرتے ہیں' بڑھانے کی نیت سے نہیں کرتے ان کے مال بڑھائے ضرور جاتے ہیں۔ اور جب بڑھائے جاتے ہیں بڑھانے کی نیت سے نہیں کرتے ان کے مالِ بڑھائے ضرور جاتے ہیں۔ اور جب بڑھائے جاتے ہیں وہ اور زیادہ خدا کے حضور شکر کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور زیادہ عطا کرتے ہیں۔ ایک ایسی چیز ہے جو ان لوگوں کے درمیان' ان کے ایک گروہ کے درمیان ان کے دوسرے گروہ سے فرق کر دیتی ہے۔ جن لوگوں کے مال اللہ اس جزاء کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی بڑھاتا ہے اور آخرت میں بھی ان کے اجر رکھے ہوئے ہے وہ اس مال بڑھنے کے بعد اپنے چندوں میں اور بڑھتے ہیں۔ جن کے مال عطا کے نتیجے میں نہیں بڑھتے بلکہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ تعلق کاٹ لیتا ہے کہ تم دنیا میں پڑ گئے تو پھر پڑے رہو ان کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ ان کے دل چھوٹے ہونے شروع ہو جاتے ہیں' مال بڑھتے ہیں دل تنگ ہو رہے ہوتے ہیں۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ محض للہ ساری خدمتیں نہیں تھیں دنیا کی حرص غالب تھی خدا کی رضا نسبتاً کم تھی۔ پس اللہ نے دنیا عطا کر دی اور اپنی رضا کی طلب سے محروم رکھ دیا اپنی رضا کی طلب کی توفیق ہی نہیں دی۔

پس ایسے لوگوں کو کبھی بھی طعن کی نظر سے نہ دیکھیں۔ وہ مظلوم بے چارے مجبور ہیں' محروم ہیں۔ ان پر رحمت کی نظر ڈالنی چاہئے۔ اگر سمجھا سکے کوئی عزت نفس پر حملہ کئے بغیر' پیار اور سلیقے سے تو ان کو بتا دے کہ پہلے جو تم نے کمائیاں کی تھیں وہ کون سی ہاتھ کی چالاکیاں تھیں۔ تمہارے بزرگوں کی قربانیاں تھیں جن کے پھل تم کھا رہے ہو' کیوں آئندہ نسلوں کے لئے تم ویسی قربانیاں نہیں کرتے۔ تم نے اپنے بڑوں کی قربانیوں کے پھل کھائے کیوں اپنے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتے۔ کیوں ان کے لئے ان کا خیال کرکے خدا کی خاطر قربانیاں نہیں دیتے۔ اب یہاں بظاہر ایک دنیا' نفس کی ملونی کا میں نے ذکر کر دیا ہے مگر بعض دفعہ مریض کو سمجھانے کے لئے چھوٹی بات بھی بتانی پڑتی ہے۔ کوئی آدمی کہتا ہے پانی نہیں پی رہا مر رہا ہے تو کہے چلو میری خاطر پی لو۔ حالانکہ اس کو اپنی خاطر ضرورت ہے۔ وجہ اول آپ نہیں بتاتے وجہ ثانی بتا دیتے ہیں۔ پس ان مریضوں کو سنبھالنے کی خاطر میں کہتا ہوں کہ اپنی اولاد پر رحم کرو۔ اولاد سے تو تمہیں پیار ہے نا۔ اس پر رحم کرو اور سوچو کہ تمہارے آباؤ اجداد کی قربانیاں تھیں جو تم کھا رہے ہو۔ تو تم قربانیاں کرو گے تو کمی نہیں آئے گی۔ لیکن کمی آبھی جائے پھر قربانی کرنا یہ اصل ہے۔ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر۔ اس لئے خدا نے جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا الگ الگ بیان کر دیا ہے۔ پہلے تو صرف رضا کی بات کر دی ہے۔ بعد میں فرمایا ہم تمہیں ضمناً بتا رہے ہیں کہ تمہارا مال بھی واپس کر دیا جائے گا اور بہت زیادہ کیا جائے گا۔ مگر تم نے یہ نہیں چاہا تھا۔ اس لئے اب اعلیٰ بات میں یہ بتاتا ہوں اور یہی سب سے اچھی ہے کہ جب بھی مالی قربانی کریں خواہ خدا کی خاطر کریں (-) کبھی بھی احسان نہ کرو تاکہ تم زیادہ حاصل کر لو۔ اس کا تعلق انسانوں سے ہے۔ مگر خدا کی خاطر جب بندوں پر احسان کرتے ہیں اور اس خواہش کے ساتھ کہ اللہ آپ کو زیادہ دے دے تو اللہ زیادہ تو دے گا مگر آپ اس سے زیادہ لے سکتے تھے۔ اس سے بہت زیادہ لے سکتے تھے اگر یہ کہتے کہ ہم خدا کی خاطر دے رہے ہیں اور اللہ راضی ہو بس ہمارے لئے بہت ہے' اس کی نظر ہم پر پڑ جائے۔ اللہ کی نظر تو ضرور پڑے گی اور بہت زیادہ فضلوں کے ساتھ پڑے گی آپ کا مال یہاں بھی بڑھایا جائے گا' وہاں بھی بڑھایا جائے گا اور پھر ایک پوٹلی خالی رکھ لے گا اللہ۔ (-) یہ ہمارے پاس امانت پڑی ہوئی ہے۔ تو اللہ اس مالی قربانی کی روح کو جماعت کو ہمیشہ زندہ رکھنے کی توفیق بخشے اور جو لوگ بھی کسی پہلو سے محروم ہیں وہ یاد رکھیں کہ اپنے نفس کے فائدے سے محروم ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی حرکت نہیں کر رہے۔ اللہ ہمارے دل بڑھائے' ہمارے ایسے دل بڑھائے جو خدا کی رضا کی خاطر ہمیشہ پہلے سے زیادہ وسیع تر ہوتے چلے جائیں اسی میں جماعت کی آئندہ آنے والی صدیوں کی زندگی ہے۔

یوم تحریک جدید 26- اپریل 96ء کو منایا جائے

○ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ

سال رواں 1996ء کا پہلا یوم تحریک جدید مورخہ 26- اپریل 96ء بروز جمعہ منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 26- اپریل کو یوم تحریک جدید نہ منایا جاسکے تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو "جلسہ یوم تحریک جدید" منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مربیان و معلمین کرام سے یوم تحریک جدید کو کامیاب بنانے اور اس کی رپورٹ بھجوانے کے لئے تعاون کی درخواست ہے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

خدا کے لئے قربانی کرنے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جو قربانی خدا کے لئے کی جائے وہ ہرگز ضائع نہیں جاتی بلکہ اس سے ہمیشہ کی بقا حاصل ہو جاتی ہے اس لئے ہر ایک انسان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کرکے ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے۔ ورنہ قربان تو اسے ہونا ہی ہے۔ اگر خود بخود نہ ہو گا تو خدا تعالیٰ کا ہاتھ اسے کر دے گا۔ لیکن اس طرح اس کا قربان ہونا کسی مصرف کا نہ ہو گا۔ پس مبارک ہے وہ جس نے خود اپنے آپ کو خدا کی راہ میں قربان کیا۔ اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گیا۔ اور ہلاکت ہے اس کے لئے جسے خدا نے تباہ و برباد کر دیا۔ اس لئے وہی راہ اختیار کرنا چاہئے۔ جس سے ہمیشہ کی سلامتی نصیب ہوتی ہے۔"

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

پروفیسر شریف خاں کی اوفیالوجی

پروفیسر محمد شریف خاں صاحب' ایسوسی ایٹ پروفیسر' تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی کتاب "سر زمین پاکستان کے سانپ" کا موضوع رینگنے والے سانپ ہیں' دو پاؤں پر چلنے والے سانپ نہیں۔

پروفیسر شریف خاں صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کے مانے ہوئے' جانے پہچانے ماہر حیاتیات ہیں۔ ان کے تحریری مقالات امریکہ کے چوٹی کے جرائد میں شائع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں اور کرتے رہتے ہیں کیونکہ خاں صاحب موصوف کی تحقیق ابھی جاری ہے۔ ہم جاپان میں تھے تو ایک جاپانی ماہر حیاتیات نے اپنے کسی مقالہ میں ان کا حوالہ دیا۔ ہمارے ساتھ ملاقات ہوئی تو ہم نے اسے بتایا کہ ہم پروفیسر خاں صاحب کو نہ صرف جانتے ہیں بلکہ ہم دونوں ایک ہی ادارہ سے تعلق رکھتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوا۔ اس نے اپنے کئی اور مضمون دکھائے جن میں خاں صاحب کی تحقیق کا حوالہ درج تھا ہم جاپانی زبان تو پڑھ نہیں سکتے' مگر جہاں تہاں پروفیسر ایم۔ ایس۔ خاں کا نام نامی اور تعلیم الاسلام کالج کا نام تو پڑھ ہی سکتے تھے۔ بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے ایک دوست اور رفیق کار کا نام یہاں جاپان میں بھی جانا پہچانا ہے۔ جاپان تو جاپان' اب یہاں سویڈن میں بھی ان کی تحقیقات کے حوالے یہاں کے سائنسی جرائد میں مل جاتے ہیں۔ رینگنے اور پھدکنے والے جانور خاں صاحب کا خاص موضوع ہیں۔ پہلے مینڈک ان کا تختہ مشق بنا کرتے تھے۔ اب کتاب سانپوں کے بارے میں چھپ کر آگئی ہے۔ ان کا پی ایچ ڈی کا موضوع بھی کوئی ایسا ہی رینگتا ہوا موضوع لگتا ہے کیونکہ ان کا نتیجہ بھی کئی سال سے یونیورسٹی کی فائلوں میں کہیں رینگ رہا ہے۔ نکلنے کا نام ہی نہیں لیتا! دیکھیں کیا گزرے ہے قطرہ پہ گہر ہونے تک!

ایک بار پاکستان کی سائنس کانفرنس میں امریکی سائنس دانوں کا ایک وفد پاکستان آیا۔ کانفرنس کراچی میں تھی۔ ان لوگوں نے کراچی پہنچ کر چھوٹتے ہی پروفیسر شریف خاں صاحب سے ملاقات کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ کیونکہ وہ لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ پاکستان کی کوئی سائنس کانفرنس شریف خاں صاحب جیسے سائنس دان کے بغیر بھی ہو سکتی ہے۔ انہیں منتظمین کی مجبوریوں کا علم نہیں تھا جن کی وجہ سے خاں صاحب کو سرے سے کانفرنس میں مدعو ہی نہیں کیا گیا تھا۔ وہ لوگ منتظمین کے گرد ہو گئے کہ ہمیں ربوہ جانے کا رستہ بتاؤ' ہم پروفیسر خان سے ملنے کے لئے آئے ہیں' ہمیں تمہاری سائنس سے کوئی دلچسپی نہیں! چنانچہ وہ لوگ ربوہ تشریف لائے۔ پروفیسر خاں صاحب کی زبان میں ذرا سی لکنت ہے جس کی وجہ سے انہیں انگریزی بولنے میں کچھ تامل ہوتا ہے' ہمیں کہنے لگے تم ترجمانی کے فرائض انجام دو۔ ادھر ہم ہیں کہ امریکنوں سے انگریزی بولنے کا موقعہ آئے تو ہم بھی ہکلانے لگتے ہیں۔ اور تو اور عزیزی عنایت اللہ منگلا سے بھی انگریزی کی بجائے اردو میں گفتگو کرنا پسند کرتے ہیں۔ جملہ معترضہ در آیا۔ یاد ش بخیر' ہم جاپان میں تھے۔ کارٹر صاحب امریکہ کے صدر منتخب ہوئے۔ روایت کے مطابق صدر صاحب نے اپنے تمام اتحادی رہنماؤں کو فون کر کے علیک سلیک کی۔ جاپان کے وزیر اعظم' آنجہانی تاکیو فوکودا' سے بھی فون پر بات چیت فرمائی۔ ایک تصویر چھپی جس میں فوکودا صاحب' کارٹر صاحب سے انگریزی میں گفتگو فرما رہے ہیں۔ ان کے چہرے پر ویسی ہی ہوائیاں اڑ رہی تھیں جیسی ہمارے چہرے پر عزیزی عنایت اللہ منگلا سے انگریزی بولتے وقت اڑتی ہیں۔

جاپان میں ہم نے جز وقتی تدریس ایک امریکی ادارے میں بھی کی تھی اس کی وجہ سے امریکنوں سے انگریزی بولنے کی تھوڑی سی مشق ہو گئی تھی وہ اس موقعہ پر کام آئی۔ داشتہ آید بکار! وہ امریکی سائنس دان تو خان صاحب پر ریشہ خطمی تھے۔ ان کی تحقیقات کا تخصص بھی حیاتیات کا یہی رینگتا ہوا شعبہ تھا مگر وہ خان صاحب کے سامنے یوں بیٹھے تھے جیسے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے بیٹھے ہوں۔

پروفیسر محمد شریف خان صاحب کی یہ کتاب سرکاری طور پر اردو سائنس بورڈ والوں کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں برصغیر پاک و ہند میں سانپ: علمی تحقیقات کے جائزہ کے علاوہ سانپ کی جسمانی بناوٹ اور عادات و خصائل کے ارتقاء' سانپ کی نوعی پہچان کی اصطلاحات اور طریقوں کے علاوہ سرزمین پاکستان کے خشکی کے زہریلے سانپوں اور مارگزیدگی کے مسائل اور انسانی تہذیب سے سانپ کے تعلق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساتویں باب میں سانپوں کے متعلق چند پراسرار کہانیاں درج کی گئی ہیں اور آٹھویں باب میں خان صاحب موصوف نے سانپوں سے دوستی کرنے کی دعوت دی ہے۔ اور دراصل یہ مضمون اسی دعوت دوستی کے ضمن میں ہے۔

ہم پروفیسر محمد شریف خان صاحب کے استقلال مزاج کے عینی گواہ ہیں ان کے گھر میں مینڈکوں' چھپکلیوں اور سانپوں کی ایک معقول تعداد ہمیشہ ہی معزز مہمانوں کے طرز پر موجود رہتی ہے۔ شروع شروع میں ہماری بہن رشیدہ تسنیم ان ہوامیات سے بہت بدکتی تھی مگر اس کتاب کی کتابیات پڑھنے سے اندازہ ہوا ہے کہ اب نہ صرف یہ وہ بدکتی نہیں' اس باب میں باقاعدہ تحقیقات میں اپنے میاں کا ہاتھ بٹانے لگی ہیں۔ اور فارسی پڑھاتے پڑھاتے اب ہوامیات پر ریسرچ کرنے لگی ہیں۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا! ان کے دو تحقیقی مقالوں کے حوالے سے اس کتاب کی کتابیات میں نمبر انیس اور بیس پر موجود ہیں۔

اوپر ہم نے "ہوامیات" کی اصطلاح درج کی ہے۔ یہ علم حیاتیات کی اصطلاح ہے جو رینگنے والے جانوروں کے مطالعہ کے لئے مخصوص ہے۔ مگر سانپ کی طبی اہمیت کے پیش نظر خصوصی طور پر دنیا کے ہر خطہ میں پائے جانے والی مختلف انواع کی پہچان' جسمانی خواص' عادات اور زہر' اس کی ماہیت پر تمام ماہرین تحقیق کر رہے ہیں۔ اور سانپ کا مطالعہ بھی ہوامیات کی ایک شاخ "اوفیالوجی" کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ ہم سائنسدان تو نہیں لیکن قرائن بتاتے ہیں کہ یہ اوفیالوجی یقیناً اف اف سے نکلی ہوئی اصطلاح لگتی ہے۔ کیونکہ لوگ سانپ کا نام سنتے ہی اف اف کرنے لگتے ہیں۔ ہمارا بس چلے تو ہم اس شاخ کو "آفرینولوجی" کا نام دے دیں کیونکہ ہم نے کئی لوگوں کو سانپ کے ڈسنے کے باعث اپنی جان' جاں آفریں کے سپرد کرتے دیکھا ہے۔

ہمیں اس کتاب کی علمی اہمیت کا بہت احساس ہے مگر ہم اپنی کیڑے ڈالنے کی عادت سے نہیں رہ سکتے۔ پروفیسر شریف خان صاحب نے پڑھنے والوں کو تلقین فرمائی ہے کہ وہ سانپوں سے ہرگز نہ ڈریں۔ اسی فیصد سانپ زہریلے نہیں ہوتے۔ صرف بیس فیصد سانپ ایسے ہیں جن کا زہر خطرناک ہوتا ہے مگر اتنا زیادہ بھی خطرناک نہیں ہوتا۔ زیادہ خطرناک زہر والے سانپ' بمشکل تین یا چار فیصد ہوتے ہیں۔ لہٰذا صرف دو یا تین فیصد خطرناک سانپوں کی وجہ سے سارے سانپوں سے دشمنی کرنا اچھا نہیں۔ چنانچہ آپ نے پاکستان کے زہریلے سانپوں کی پہچان بھی بیان فرمائی ہے اور اس ضمن میں سات قسم کے سانپوں کا ترتیب وار ذکر کیا ہے۔ پہلی قسم کے سانپوں کی پہچان یہ ہے کہ "ان کی ناک اور آنکھ کے درمیان نمایاں سوارخ ہوتا ہے۔ البتہ ان میں کچھ ایسے بھی ہیں جن کے آنکھ اور ناک کے درمیان نمایاں سوراخ نہیں ہوتا۔" اب خدا معلوم ناک اور آنکھ کے درمیان نمایاں سوراخ والا سانپ زیادہ زہریلا ہے یا وہ جس کے ناک اور آنکھوں کے درمیان ایسا سوراخ ہے ہی نہیں؟ دوسری قسم میں "چانے ہوتے بھی ہیں نہیں بھی ہوتے۔" تیسری قسم میں "چانے ایک قطار میں ہوتے ہیں اور غیر منقسم ہوتے ہیں' بعض میں چانے منقسم ہوتے ہیں۔" چوتھی قسم میں سر کے دونوں جانب آنکھ کے بالائی چانے سینگ نما ابھار بنائے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض میں یہ ابھار مفقود ہوتا ہے۔ پانچویں قسم میں نتھنا نمایاں طور پر بڑا اور ہلالا نما ہوتا ہے اور سر لمبوترا ہوتا ہے' بعض میں ناک کا سوراخ چھوٹا اور سر چورس ہوتا ہے چھٹی قسم میں جسم کے ظہری جانب درمیانی قطار کے چانے نمایاں طور پر بڑے اور چوڑے ہوتے ہیں۔ اور دوسری قسم میں جسم کے ظہری جانب کے سارے چانے ایک جیسے ہوتے ہیں۔" اور سب سے آسان پہچان کے لئے ساتویں قسم ہے۔ جس کے "جسم کے درمیان چانوں کی پندرہ قطاریں ہوتی ہیں اور دوسری قسم میں چانوں کی سترہ قطاریں ہوتی ہیں۔"

ہم نے نہایت دیانتداری کے ساتھ یہ ساری قسمیں اور ان کی پہچان نقل کر دی ہے۔ اب آپ ہی بتائیں کہ اگر سانپ سے ڈسوانے سے قبل یہ ساری پہچانیں ہماری گرفت میں آ بھی جائیں تو انہیں گنے گا کون؟ قطاریں پندرہ ہوں یا سترہ' چانے نمایاں ہوں یا غیر نمایاں' منقسم ہوں یا غیر منقسم' ہمیں تو سانپ دیکھتے ہی ہول آنے لگتا ہے۔ ان ہدایات پر کم از کم ہم تو عمل نہیں کر سکتے۔ ہمیں تو ہر بار پروفیسر شریف خان صاحب کو تکلیف دینا پڑے گی! جو حضرات مارگزیدگی کے حادثہ سے دوچار ہونے لگیں وہ سانپ کے چانے گن لیا کریں اور اگر یہ ساتوں علامتیں موجود نہ ہوں تو' ہمارے منہ میں خاک' خود کو ڈسوا لیا کریں!

بایں ہمہ ہمیں اس کتاب کی افادیت میں کوئی کلام نہیں۔ ہوامیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ نہایت مفید کتاب ہے۔ ہم عینی گواہ ہیں کہ اس کتاب کے بارہ میں تحقیقات کرتے ہوئے پروفیسر شریف خان صاحب نے ہر قسم کے زہریلے اور غیر زہریلے سانپوں سے خوب پینگیں بڑھا رکھی تھیں اور اسی لئے ہم ان کے گھر جانے سے پہلے اس بات کی تسلی کر لیا کرتے تھے کہ قبلہ خان صاحب اس وقت اپنے سانپوں کے ساتھ گفت و شنید میں تو مصروف نہیں؟

اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول کرے اور اسے اوفیالوجی میں دلچسپی رکھنے والوں کے لئے مفید تر بنائے۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا فروری 1996ء ص 26)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو۔ تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں۔ مستقل راست قدم اور بردبار ہوں۔ اور ساتھ ہی قانع بھی ہوں۔ اور ہماری باتوں کو سمجھ کر بیان کر سکتے ہوں۔ مسائل سے واقف اور متقی ہوں۔ کیونکہ متقی میں قوت جذب ہوتی ہے۔ وہ آپ جاذب ہوتا ہے۔ وہ اکیلا رہتا ہی نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

جنوبی لبنان پر اسرائیلی حملے

دنیا کے مختلف ممالک کی طرف سے احتجاج کے باوجود جنوبی لبنان کے علاقوں میں اسرائیلی حملے بدستور جاری ہیں۔ گزشتہ روز جس مہاجر کیمپ پر حملے کے نتیجے میں 70 کے قریب لوگ ہلاک ہو گئے تھے اس پر اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر شمعون پیریز نے معذرت کی ہے۔ مگر انہوں نے ساتھ ہی کہا ہے کہ اس ساری صورت حال کی ذمہ داری حزب اللہ پر عائد ہوتی ہے جو اسرائیل کے علاقوں میں گھس کر حملے کرتی رہتی ہے۔

حزب اللہ نے جوابی طور پر اسرائیل کے بعض علاقوں میں راکٹوں سے حملے کئے ہیں لیکن ان سے کوئی نمایاں نقصان نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے ان حملوں کا اسرائیل پر کوئی اثر نہیں ہو سکا۔

لبنان کے وزیراعظم مسٹر رفیق حریری نے کہا ہے کہ حزب اللہ کو اس کے حملے آئندہ سے روکنے کے لئے مہلت دی جائے اور چار پانچ روز کے لئے جنگ بند کر دی جائے۔

اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں جو قرارداد پیش کی گئی تھی اس میں ان حملوں پر اسرائیل کی مذمت کی گئی تھی۔ لیکن امریکہ اور دیگر مغربی ممالک اسرائیلی حمایت میں ہیں لہٰذا وہاں پر کوئی قرارداد مذمت منظور نہ ہو سکی۔ تاہم اسرائیل کو جنگ بند کرنے کو کہا گیا۔ لیکن اسرائیل نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔

ایران کے ایک اعلیٰ عہدیدار بیروت پہنچے ہیں حزب اللہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی پشت پر ایران ہے۔ ایرانی عہدیدار نے اسرائیلی حملوں کی مذمت کی ہے۔

○○○

شاہی مسجد دہلی کے امام کا اعلان

دہلی کی شاہی جامع مسجد کے امام بخاری نے بھارت کے عام انتخابات کے موقع پر کسی پارٹی کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت کی سیاسی پارٹیوں کے غیر سیکولر اور غیر جمہوری رویہ کی وجہ سے بھارت کو مشکلات کا سامنا ہے اس لئے وہ کسی سیاسی پارٹی کی حمایت کا اعلان نہیں کر سکتے تاہم انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ فرقہ پرست پارٹیوں کو ووٹ نہ دیں۔ بلکہ سیکولر اور جمہوری اقدار کے حامل امیدواروں کو ووٹ دیں۔

جامع مسجد دہلی کے امام کے اس اعلان کا کئی روز سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ اب چونکہ انتخابات میں چند دن باقی رہ گئے ہیں تو انہوں نے یہ گول مول اعلان کیا ہے۔ اس سے بھارت میں مسلمانوں کی کمزور سیاسی پوزیشن اور بے بسی کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگرچہ کئی سیاسی پارٹیوں نے یہ کوشش کی تھی کہ مسلمان ان کی حمایت میں آجائیں مگر صورت حال یہی دکھائی دے رہی ہے کہ مسلمانوں کو کسی بھی سیاسی پارٹی پر اعتماد نہیں رہا۔

○○○

مقبوضہ کشمیر کے اخبارات بند کرنے کا اعلان

بھارتی حکومت نے گزشتہ روز مقبوضہ کشمیر سے شائع ہونے والے تمام اخبارات کو ایک حکم نامہ جاری کیا جس میں ان سے کہا گیا کہ وہ مجاہدین کی خبروں، بیانات یا مضامین کی اشاعت نہ کریں۔ بھارتی حکومت نے کہا کہ یہ پابندی بھارتی الیکشن کی وجہ سے لگائی گئی ہے۔ کیونکہ ایسے بیانات کی اشاعت سے امیدواروں کو خوف محسوس ہوتا ہے اور ان کی الیکشن کی مہم متاثر ہوتی ہے۔

مقبوضہ کشمیر کے اخبارات نے اس حکم نامے کی روشنی میں اپنا ردعمل دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ تمام روزنامے اور جرائد فی الحال بند کئے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ بھارتی حکومت کے اس اعلان کی مذمت اور اس کے خلاف احتجاج ہے۔ مقبوضہ کشمیر کی مجاہد تنظیموں نے اخبارات سے کہا تھا کہ وہ بھارتی حکومت کے خلاف احتجاج کے طور پر کوئی حکومتی خبر یا مضمون بھی شائع نہ کریں۔ اس دوطرفہ پابندی کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر کے اخبارات بالکل بے بس ہو کر رہ گئے۔ لہٰذا یہی فیصلہ کیا گیا ہے کہ فی الحال تمام اخبارات کو بند کر دیا جائے۔

مقبوضہ کشمیر کے پریس کو ایک طرف حکومت سے مقابلہ رہتا ہے تو دوسری طرف مجاہد تنظیمیں بھی ان پر دباؤ ڈالتی رہتی ہیں۔ اور صحافیوں کے لئے آزادانہ طور پر اپنا کام کرنا بہت مشکل ہے۔ کئی بار صحافیوں پر حملے بھی ہوئے اور ان کے دفاتر میں بموں کے دھماکے بھی کئے گئے۔

○○○

چین کی طرف سے امریکہ جاپان معاہدے کی مذمت

امریکہ اور جاپان کے درمیان حال ہی میں جو دفاعی معاہدہ طے پایا ہے اس کے تحت بحرالکاہل کے علاقے میں امریکی افواج بدستور باقی رکھی جائیں گی۔ چین نے اس معاہدے کی مذمت کی ہے۔ کیونکہ واضح طور پر یہ معاہدہ دراصل چین کے خطرے سے نبٹنے کی امریکی کوشش ہے۔ جس میں امریکہ جاپان کو استعمال کر رہا ہے۔

جاپان دوسری جنگ عظیم میں امریکہ سے شکست کھانے کے بعد امریکہ کے ایک تابعدار حلیف کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اقتصادی طور پر امریکہ سمیت تمام یورپی ملکوں کو شکست دینے کے باوجود جاپان کی سیاسی پالیسی میں امریکہ کی حمایت کے باب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

چین کے وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے جاپان امریکہ معاہدے پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے کہ اور کہا ہے کہ اس معاہدے سے ایشیا پیسیفک ریجن میں عدم استحکام پیدا ہو گیا ہے جاپان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے چینی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ اس معاہدے سے علاقے میں طاقت کا توازن درہم برہم ہو جائے گا۔ اور اس سے علاقے کے امن اور استحکام کو نقصان پہنچے گا۔ ترجمان نے کہا کہ وہ امید کرتے ہیں کہ جاپان کی حکومت ان معاملات پر ٹھنڈے دل سے اور پوری احتیاط سے غور کرے گی۔ جاپان اور امریکہ کے درمیان طے پانے والے مشترکہ معاہدے پر صدر کلنٹن اور جاپان کے وزیراعظم نے دستخط کئے تھے۔ اس معاہدے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ضرورت پڑی تو دونوں ممالک مشترکہ طور پر دفاعی تعاون کریں گے۔

○○○

امریکہ کا چین پر ایرانی مدد کا الزام

چند دن قبل چین اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کے درمیان ہالینڈ میں مذاکرات ہوئے اس میں چین کی نیوکلیئر ٹکنالوجی پاکستان کو فراہم کرنے کی خبروں پر گفتگو کی گئی تھی۔ اب امریکہ نے یہ الزام لگایا ہے کہ چین ایران کو ایٹمی ری ایکٹر نصب کرنے کے معاملے میں مدد دے رہا ہے۔ چین ایران کو ایک نیا یورینیم پلانٹ بنانے میں مدد دے رہا ہے۔

چین کے ماہرین اسی ہفتے ایران میں پہنچنے والے ہیں جہاں وہ ایران کے ایٹمی پروگرام میں مدد دینے کی تفصیلات طے کریں گے۔

چین پر یہ الزامات ایک امریکی اخبار واشنگٹن ٹائمز نے لگائے ہیں جس نے ان اطلاعات کے لئے امریکی خفیہ ایجنسیوں کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ یہ خبر اسی صحافی نے دی ہے جس نے چند ہفتوں قبل چین کی طرف سے پاکستان کو رنگ میگنٹس دینے کی خبر شائع کی تھی۔ ابھی تک امریکی حکومت یہ بات قطعی طور پر طے نہیں کر سکی کہ اس خبر میں کتنی صداقت ہے؟ اس خبر کے بعد امریکی ذرائع ابلاغ کے پرنٹ میڈیا میں چین اور پاکستان کے خلاف سخت مخالفانہ مہم شروع ہو چکی ہے۔ اور پاکستان کے سفارت خانہ کے مطابق امریکہ کے اخبارات و جرائد میں اس بارے میں اب تک 90 مضامین اور خبریں شائع ہو چکی ہیں۔

ایران جو پلانٹ بنا رہا ہے اس میں یورینیم کے پروڈکٹس تیار ہوں گے۔ ان پراڈکٹس کو ایران ایٹمی اسلحہ کی تیاری میں استعمال کر سکتا ہے۔ امریکہ نے ایران سے کہا ہے کہ وہ ایران کے اس منصوبے میں مدد دینے سے باز رہے۔ یہ پلانٹ وسطی ایران کے علاقے میں اصفہان کے قریب بنایا جا رہا ہے۔ اس میں یورینیم کو گیس کی شکل میں بدلا جائے گا۔ جو بعد ازاں ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری میں استعمال ہو سکتی ہے۔

○○○

ہماری تاریخ

The TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

آیوری کوسٹ مغربی افریقہ میں احمدیہ مشن جولائی 1961ء میں قائم کیا گیا تھا۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب وہاں بطور مربی انچارج تشریف لے گئے۔ اور آپ نے وہاں کے حالات کے مطابق ایک مضمون تحریر کیا جو 29۔ دسمبر 1961ء کے اخبار ٹروتھ میں شائع ہوا۔ اس میں آپ نے لکھا کہ اگرچہ مجھے یہاں آئے بہت عرصہ نہیں ہوا لیکن میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کے لوگ خوش خصال مہربان اور شریف النفس ہیں۔ میرے ان کے ساتھ بہت اچھے تعلقات پیدا ہو گئے ہیں اور آہستہ آہستہ میرے قریب آرہے ہیں۔ یہاں کے پریس نے بھی ہمارے مشن کا ذکر کیا ہے۔ روزنامہ آبی جان متین نے 28۔ نومبر 1961ء کے شمارے میں لکھا کہ اگرچہ یہاں کیتھولک مشن اور اسی طرح پروٹسٹنٹ مشن کافی دیر سے موجود ہیں لیکن اب یہاں ایک احمدیہ مشن بھی کھل گیا ہے۔ اور اس مضمون میں اس نے خاکسار (مقبول احمد قریشی) کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ پاکستانی ہیں اور احمدیہ جماعت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ احمدیہ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد تھے۔ جو 1835ء میں پیدا ہوئے اور 1908ء میں ان کی وفات ہوئی۔ مسٹر مقبول قریشی جولائی 1961ء کو یہاں تشریف لائے تھے۔ اور ملاقاتوں کے دوران انہوں نے اپنی جماعت کے بزرگوں کا ہم سے تعارف کروایا ہے۔ اور اسی طرح اپنے عقائد اور دنیا بھر میں جماعتی کارکردگی سے بھی ہمیں آگاہ کیا ہے۔

قریشی مقبول احمد صاحب نے یہاں کے دوستوں کی تعریف کرتے ہوئے یہ بھی لکھا کہ وہ خاصے مہمان نواز ہیں اور ان غیر ملکیوں کی جوان کی خدمت پر مامور ہیں بڑی عزت کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور جناح ہسپتال میں داخل ہیں اور شدید بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ ڈاکٹر سہیل مختار صاحب کی والدہ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ سمن آباد لاہور شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد جمیل الدین احمد صاحب ابن مکرم حلیم الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کوٹلی آزاد کشمیر (وفات یافتہ) گزشتہ کئی دنوں سے ٹائیفائیڈ کی وجہ سے علیل ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی علیل ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد (دارالعلوم غربی الف) چند دنوں سے بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ناصر احمد صاحب ولد چوہدری مراد علی صاحب بھوڑو چک 18 ضلع شیخوپورہ مورخہ 96-4-17 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مکرم جان محمد صاحب معلم وقف جدید نے جنازہ پڑھایا۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین ہوئی (موصوف مکرم محمد احمد اشرف صاحب معلم وقف جدید کے بڑے بھائی تھے) اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ضروری اعلان

1- موسم گرما کے پھولوں کے بیج وکالت زراعت تحریک جدید میں دستیاب ہیں۔

2- گندم اور چاولوں کے ہر قسم کے کیڑے اور سنڈی سسری مارنے والی گولیاں بھی وکالت زراعت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(وکالت زراعت)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 30576 میں ناصرہ بیگم بیوہ قریشی عطاء اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 8/18 دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر پانچ صد روپے اور زیورات طلائی وزنی 700 ملی گرام- 30 گرام مالیتی 13753 روپے کل جائیداد مالیتی چودہ ہزار دو سو ترپن روپے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد چالیس روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ناصرہ بیگم 8/18 دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر1 سیعد احمد ہاشمی پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 خلیل احمد قریشی 8/18 دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر 30577 میں عبداللہ بن رشید ولد رشید احمد بھٹی قوم بھٹی پیشہ تعلیم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر 65 ناصر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبداللہ بن رشید مکان نمبر 65 ناصر آباد ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالعزیز وصیت نمبر 24498 گواہ شد نمبر2 طارق محمود وصیت نمبر 29443۔

اعلان داخلہ گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن (مردانہ) لاہور

○ صوبہ پنجاب کے سکونتی مرد امیدوار اپنی درخواست پراسپکٹس میں دی گئی شرائط کے مطابق پر کر کے مورخہ 9- مئی 1996ء تک جمع کروادیں۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21- اپریل-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ پاکستان فوری طور پر 12- ایٹم بم بنا سکتا ہے۔ بھارت کے پاس 100 ایٹم بم ہیں۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو ترقی دینے میں چین کا کردار نمایاں ہے۔ بی بی سی میں ایک ماہر نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یوں تو ایشیا کے متعدد ممالک میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ جاری ہے لیکن سب سے زیادہ خطرناک دوڑ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہو رہی ہے۔

○ قومی مالیاتی کمیشن کے ایوارڈ پر صوبائی حکومتوں نے اتفاق کر لیا ہے چاروں صوبوں کے وزرائے خزانہ نے آئندہ پانچ سال کے لئے مشترکہ ایوارڈ کی دستاویز پر دستخط کر دیئے۔ اس ایوارڈ کا اعلان مئی میں کیا جائے گا۔ کمیشن کے اجلاس کی صدارت وزیراعظم بے نظیر بھٹو کریں گی۔

○ بھارتی انتخابات کے بعد امریکہ مسئلہ کشمیر کے حل کی نئی کوششیں شروع کرے گا۔ امریکہ چاہتا ہے کہ بھارت کے نومنتخب وزیراعظم اور پاکستان کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو کے درمیان مسئلہ کشمیر پر جتنی جلدی ممکن ہو سکے ملاقات کرائی جائے۔ سینیٹر براؤن مسئلہ کشمیر سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی میں اٹھائیں گے۔

○ کراچی میں رت بدل گئی ہے۔ مایوسیاں ختم ہو گئی ہیں اور رونقیں لوٹ آئی ہیں۔ ہوٹلوں میں مہمانوں اور سیاحوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اب لوگ رات کو بھی سفر کر لیتے ہیں۔ کاروبار میں اضافہ ہو رہا ہے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بازار حصص میں بھی استحکام پیدا ہو گیا ہے۔

○ مسٹر جسٹس اعجاز نثار نے لاہور ہائی کورٹ کے قائمقام چیف جسٹس کے عہدے کا حلف اٹھا لیا ہے۔ وہ چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان کی ملک سے غیر حاضری کے دوران اپنے فرائض انجام دیں گے۔ فاضل چیف جسٹس حج کرنے گئے ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ چیف جسٹس کی بیماری پر پوری قوم کو تشویش ہے۔ اللہ انہیں شفائے کاملہ سے نوازے۔ وزیراعظم نے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی عیادت کی اور کہا کہ آپ فکر مند نہ ہوں۔ بلکہ حوصلے بلند رکھیں۔ آپ کا ہشاش بشاش چہرہ بتا رہا ہے کہ آپ بہت جلد صحت یاب ہوں گے۔ ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ ہسپتال کے سربراہ نے وزیراعظم کو بتایا کہ چیف جسٹس کی حالت تسلی بخش اور خطرے سے باہر ہے۔ انہیں ایک دو دن میں ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا جائے گا۔

وزیراعظم نے انتہائی نگہداشت کے یونٹ میں زیر علاج شریعت کورٹ کے چیف جسٹس کی بھی عیادت کی۔

○ سات بڑوں نے اسرائیل اور حزب اللہ سے لبنان میں جنگ بندی کی اپیل کر دی ہے۔ لڑائی کے باعث ماسکو میں ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے بارے میں ہونے والا سربراہ اجلاس بھی خطرے میں پڑ گیا ہے۔

○ یونائیڈ بینک لمیٹڈ کا نظام سٹیٹ بینک نے سنبھال لیا ہے۔ بورڈ آف گورنرز اور انتظامیہ تبدیل کر دی گئی ہے۔

○ امریکی محکمہ دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارتی میزائیل پروگرام تشویشناک ہے۔ پاکستان کی میزائیل تیار کرنے کی صلاحیت بھارت جیسی وسیع نہیں۔ اس نے چند شارٹ رینج میزائیل تیار کئے ہیں۔ اور 80 کلو میٹر تک مار کرنے والے ان میزائیلوں کا نشانہ بھی درست نہیں۔ بھارت کے پاس ترقی یافتہ ممالک میں سب سے زیادہ خود کفیل بلاسٹک میزائیل پروگرام ہے۔ جنوبی ایشیا کے دونوں ممالک کے میزائیل پروگراموں کو تباہ کرانے کی موثر کوششوں کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔

○ کشمیر کمیٹی کے سربراہ نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا کہ کشمیریوں کی مدد کے لئے 7- مئی سے قبل ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے۔ 7- کو مقبوضہ کشمیر میں انتخابات ہوں گے۔

○ امریکی نائب وزیر خارجہ مسز رابن رافیل نے کابل میں افغان صدر برہان الدین ربانی سے بات چیت کی۔ اور انہیں مسئلے کے پرامن حل کے لئے امریکی خواہش سے آگاہ کیا۔

○ وادی سون کی پہاڑیوں میں سرکس کا ٹرک الٹنے سے "موت کا کنواں" میں کام کرنے والے 7 کارکن زندگی کی بازی ہار گئے۔ سرکس کمپنی کے 15 لوڈڈ ٹرک چکوال سے چشتیاں جانے کے لئے کٹھ سگراں کی پہاڑیوں سے گزر رہے تھے کہ ایک ٹرک گہری کھائی میں جا گرا۔

○ پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق احمد نے امید ظاہر کی ہے کہ ناراض ارکان اسمبلی مسلم لیگ (ن) سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

○ عمران کے ہسپتال میں دھماکہ کرنے والے دہشت گرد لاہور ہی میں ہیں۔

اعلان خطبہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگلستان میں 28- اپریل 1996ء کو جو خطبہ ارشاد فرمائیں گے وہ اسی روز یعنی 28- اپریل بروز اتوار پاکستانی وقت کے مطابق 6 بجے شام ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(نظارت اشاعت)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف
فون : دوکان : 837 گھر : 212175

COLIC REMEDY
پیٹ درد۔ گردہ اور ایام کے درد کے لئے
بفضل خدا بے حد مفید
بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار اینڈ دارالیمن ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے
• ہیلپر : کم از کم تنخواہ ۱۷۰۰ روپے ماہوار۔ تعلیم ضروری نہیں
• چوکیدار : عمر 35 تا 40 سال تعلیم : مڈل فوج سے ریٹائرڈ کو ترجیح دی جائے گی۔
• مشین آپریٹر : گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے سے ڈپلومہ ہولڈر یا کسی صنعتی ادارے کا تجربہ۔ تنخواہ حسب قابلیت۔
• شفٹ انچارج / سپروائزر : گورنمنٹ کے ادارے سے مکینیکل ڈپلومہ ہولڈر یا کسی صنعتی ادارے کا پانچ سالہ تجربہ۔ تنخواہ حسب قابلیت۔
• ورکشاپ سٹاف : ٹرنر۔ فٹر۔ ویلڈر وغیرہ
تنخواہ کے علاوہ دیگر سہولیات مثلاً سالانہ چھٹیاں، گریجوٹی، میڈیکل اولڈ ایج بینیفٹ اور سنگل رہائش۔ 6 ماہ کی سروس کے بعد فیملی رہائش دی جا سکتی ہے۔ تصدیق شدہ درخواستیں معہ کوائف۔
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ جہلم
پوسٹ بکس : 18
فون : 29-622428-0541

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : دوکان 211806 رہائش 211883

حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز چک چٹھہ حافظ آباد والے
کا ربوہ میں
طاہر دواخانہ رحمان کالونی ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا ۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۲۵۰ روپے
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔ سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434 Fax: (04524) 534